REGD. No. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

روزنامہ

یوم شنبہ ۱۱ ذیقعدہ ۱۳۷۷ھ

فی پرچہ ۲ آنے

جلد ۴۷/۱۲ | ۳۱ ہجرۃ ۱۳۳۷ھش ۳۱ مئی ۱۹۵۸ء | نمبر ۱۲۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

جیسا کہ احباب کو سابقہ اطلاع سے معلوم ہو چکا ہے آجکل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت دائیں گھٹنے میں درد نقرس کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے آمین

امریکی ٹینکوں اور دوسرے اسلحہ کی پہلی کھیپ بیروت پہنچ گئی

شہر میں باغیوں اور فوج میں تصادم اتنی شدید فائرنگ پہلے کبھی نہیں ہوئی

بیروت ۳۰ مئی۔ فوج نے کل بندرگاہ کا محاصرہ کر کے تمام آمد و رفت روک دی۔ جس کے بعد ایک جہاز سے ہلکے ٹینک اور دوسرا اسلحہ بھاری تعداد میں ساحل پر اتارا گیا۔ حکام نے اگرچہ یہ ظاہر نہیں کیا۔ کہ یہ اسلحہ کس ملک سے موصول ہوا ہے۔ تاہم ایک خبر رساں ایجنسی نے معتبر ذرائع کے حوالہ سے بتایا ہے۔ کہ یہ امریکی فوجی امداد کی پہلی کھیپ ہے جس کی ترسیل کا حال ہی میں وعدہ کیا گیا تھا۔ اسی طرح طیاروں کے ذریعہ بھی اسلحہ موصول ہو رہا ہے۔ اسی لئے ہوائی اڈہ پر بھی حفاظتی اقدامات سخت کر دیئے گئے ہیں۔ خبر رساں ایجنسی نے مزید اطلاع دی ہے کہ اگرچہ ابھی یہ کہنا مشکل ہے کہ لبنان کا بحران آئندہ کیا رخ اختیار کرے گا۔ مگر یہ ایک یقینی امر ہے کہ اسلحہ اور فوجی ساز و سامان کی آمد سے حفاظتی فوجوں کے حوصلے بہت بلند ہو گئے ہیں۔ ادھر کل رات بیروت میں باغیوں اور فوجوں میں شدید تصادم ہوا۔ اور رات گئے تک فائرنگ ہوتی رہی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جب سے فسادات شروع ہوئے ہیں شہر میں اتنی شدید فائرنگ پہلے کبھی نہیں ہوئی۔ صبح کرفیو ختم ہونے پر شہر کے مختلف حصوں میں دھماکے ہوئے اس تصادم اور دھماکوں کی وجہ سے رونما ہونے والے جانی نقصان کے متعلق ابھی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

امریکہ نے عراق و اردن کی یونین کو اصولی طور پر تسلیم کر لیا

اس بارے میں باقاعدہ اعلان بعد میں کیا جائے گا

واشنگٹن ۳۰ مئی۔ کل امریکہ نے عراق و اردن کی عرب یونین کو اصولی لحاظ سے تسلیم کر لیا۔ اس کا باقاعدہ سرکاری اعلان اس وقت ہوگا۔ جب عراق و اردن اپنی خارجہ پالیسی کو ملا کر ایک کر دینے کا اعلان کر دینگے اس وقت تک امریکہ میں ان دونوں ملکوں کے الگ الگ سفارتی نمائندے ہوں گے اور اسی طرح عراق و اردن میں علیحدہ علیحدہ امریکی سفیر رہیں گے۔ اس بارہ میں امریکی محکمہ خارجہ نے جو اعلان جاری کیا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ عراق اور اردن کی حکومت نے اتحاد کے لئے جو قدم اٹھایا ہے۔ امریکہ اس پر اپنی جانب سے خیر سگالی کا اظہار کرتا ہے۔

فرانسیسی فوج کے ہاتھوں ۹ تونسی ہلاک

تونس ۳۰ مئی۔ حکومت تونس نے اعلان کیا ہے کہ پچھلے ہفتہ فرانسیسی فوج نے رمعفہ کے علاقے میں جو جارحانہ کارروائی کی۔ اس میں ۹ تونسی باشندے ہلاک ہوئے اور ۱۶ مفقود الخبر ہیں۔ اعلان کے مطابق یہ ۱۶ تونسی اب فرانسیسی فوج کی تحویل میں ہیں۔ ان میں ایک سکول ٹیچر اس کی بیوی اور تین بچے شامل ہیں۔ ایک اور سرکاری اعلان کے مطابق فرانس کا ایک گشتی دستہ کل الجزائر کی سرحد پار کر کے تونس کے علاقہ میں داخل ہو گیا۔ لیکن تونس کے سرحدی سپاہیوں کی آمد پر فرانسیسی دستہ واپس آگیا

انڈونیشی باغیوں کیلئے غیرملکی امداد

جکارتہ ۳۰ مئی انڈونیشی فوج کے ایک کمانڈر نے الزام لگایا ہے۔ کہ امریکہ فلپائن اور نیشنلسٹ چین کے ہوا باز باغیوں کے طیارے چلا رہے ہیں اور انہوں نے مشرقی انڈونیشیا میں بمباری کر کے تین چار سو شہریوں کو ہلاک کر دیا ہے۔

مغربی پاکستان میں ۵۰۰ نئے پرائمری سکول

لاہور ۳۰ مئی۔ صوبائی حکومت امسال مغربی پاکستان میں ۵۰۰ کے قریب نئے پرائمری سکول کھولنے کے انتظامات کر رہی ہے حصول آزادی سے قبل صوبے میں جتنے پرائمری سکول تھے۔ اب تک ان سے دوگنی تعداد میں سکول قائم ہو چکے ہیں۔ اور سکولوں میں داخلہ لینے والے بچوں کی تعداد تین گنا سے بھی زیادہ ہو چکی ہے۔ حکومت نے موجودہ سکولوں میں ۱۵۰ نئے استاد شامل کرنے کا بھی فیصلہ کیا ہے۔

لبنان میں عراقی فوج نہیں گئی

بیروت ۳۰ مئی۔ لبنان میں امریکی سفارت خانے کے ایک ترجمان نے کل بتایا کہ لبنان کی مخالف پارٹیوں کے محاذ کی جانب سے تین بڑی مغربی طاقتوں یعنے امریکہ۔ برطانیہ اور فرانس کے سفارت خانوں کو ایک یادداشت دینے کی کوشش کی گئی مگر امریکی سفیر نے اس یادداشت کو قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۵۸ء

فرقہ وارانہ جھگڑے

پاکستان کے شہریوں کے امن کو برباد کرنے والی چیز جو سب سے زیادہ خطرناک ہے۔ وہ عقائدی اختلافات کی بناء پر مختلف فرقوں کی باہم چپقلش ہے۔ یہ امر نہایت افسوسناک ہے کہ ہمارے بعض علمائے کرام ذرا ذرا سے اختلاف پر عوام کی ذہنیت کو مسموم کرنے اور مذہبی جذبات کو بھڑکا کر عوام کو ایک دوسرے سے گریبان گیر کرانے کا فن کارانہ ملکہ رکھتے ہیں۔

ویسے تو یہ خطرہ ایک حد تک یہاں مستقل صورت اختیار کر چکا ہوا ہے۔ لیکن انتخابات کا زمانہ قریب آرہا ہے۔ ہمیں ڈر ہے کہ اگر جلدی کوئی تدبیر ان جھگڑوں کو قابو میں لانے کے لئے نہ کی گئی۔ تو ہمارے آئندہ انتخابات خاصہ ہنگامہ بن جائیں گے اس وقت ہمارے ملک کے حالات ایسے ہیں کہ جس کے دل میں حب وطن کا جذبہ موجود ہے۔ وہ ایسی حالت میں فرقہ وارانہ جھگڑوں کو ملک و قوم کے لئے زہر قاتل سے کم خیال نہیں کر سکتا آج جس قدر مختلف طبقوں میں اتفاق و اتحاد کی ضرورت ہے۔ پہلے شائد کبھی ایسی نہ تھی۔ اول تو کوئی ملک ترقی نہیں کر سکتا۔ جب تک وہاں کے عوام جھگڑوں فسادوں سے الگ رہ کر اپنے کام پر امن فضا میں سرانجام دینے کی فرصت نہ پائیں۔ لیکن جو ملک ان حالات میں سے گزر رہا ہو جن حالات میں سے ہمارا پاکستان اس وقت گزر رہا ہے۔ چاہیئے کہ یہاں کے مختلف طبقوں میں بنیان مرصوص کی سی صورت پیدا ہو جائے اور ہر ایسے موقعہ کو جو جھگڑوں کو تقویت دینے والا ہو نہایت سوچ اور تدبر کے ساتھ قابو میں لایا جائے۔

عام انتخابات ایک ایسا ہی نازک موقعہ ہے۔ اس لئے حکومت اور ہر طبقے کے سمجھدار اور محب وطن افراد کو چاہیئے۔ کہ ابھی سے ایسی تدابیر سوچیں جن سے یہ موقعہ ہماری مزید مصائب اور دنیا میں مزید رسوائی کا موجب نہ بن سکے۔ تھوڑے دن ہوئے صوبائی وزیراعظم مسٹر قزلباش نے قوم کی توجہ اس طرف خاص طور سے مبذول کرائی ہے۔ اور خبر ہے کہ لاہور میں اس غرض کے لئے ایک مشترکہ اتحاد کمیٹی کی تنظیم بھی معرض وجود میں لائی گئی ہے۔ جس میں بعض مذہبی فرقوں کے سربرآوردہ اشخاص شامل کئے گئے ہیں۔ اگر یہ لوگ اپنا فرض فرض شناسی کی روح کے ساتھ ادا کریں۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ وہ مصیبت نہ ٹل سکے۔ جو تدابیر پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے انتخابات میں اپنی بھیانک صورت کے ساتھ نمودار ہو سکتی ہے۔

مذہب ایک ایسی چیز ہے۔ جو عوام کے جذبات پر بجلی کی طرح اثر کرتی ہے۔ اس لئے مذہبی تفرقات کی بناء پر نعرہ بازی ایک ایسی آتشگیر گیس ہے۔ جس سے فتنہ و فساد کی آگ ہر طرف نہایت آسانی سے برسائی جا سکتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ایسی نعرہ بازی پر قانونی قدغن لگایا جائے۔ اور ہر قصبہ اور شہر میں اتحاد کمیٹی کی شاخیں کھولی جائیں۔ جو نگرانی کریں کہ ان کے حلقے میں مسموم قسم کی نعرہ بازی نہ ہونے پائے۔ اور خلاف ورزی کرنے والوں کے متعلق علاقہ کے ڈپٹی کمشنروں کو اطلاع دیتی رہیں۔

ہمارے عوام کا بھی فرض ہے کہ وہ ایسے جلسے جلوسوں میں حصہ نہ لیں۔ جو عقائدی اختلافات کی بنیاد پر نعرہ بازی پر مشتمل ہوں۔ اور ہر ایسی کوشش کو اس کا بائیکاٹ کر کے ناکام بنانے کی کوشش کریں۔ اور سمجھ رکھیں کہ جو فرد یا جماعت ان کے مذہبی جذبات کو بھڑکا کر ان کے ووٹ لینا چاہتی ہے۔ وہ ملک و قوم کی سخت دشمن ہے۔ اور وہ یا اس کا مقرر کردہ نمائندہ ملکی اسمبلیوں میں جا کر بجائے انہیں یا ملک و قوم کو فائدہ پہنچانے کے الٹا ضرر رساں ثابت ہوگا۔

عوام کو چاہیئے کہ وہ ابھی سے تہیہ کر لیں۔ کہ وہ صرف ایسے شخص کو ووٹ دیں گے۔ جس پر انہیں بلا تفریق مذہب و فرقہ یہ اعتماد ہو کہ وہ ان کی نمائندگی کا ملک و قوم کے مفاد کے مطابق حق ادا کرے گا۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ بجز نیک اور مستعد لوگوں کے اسمبلیوں میں جانے کے عوام کے مصائب قطعاً دور نہیں ہو سکتے۔

تنابز بالالقاب

ہفت روزہ "اقدام" (کی اشاعت ۲۵ مئی ۱۹۵۸ء) میں م۔ رش صاحب نے اپنی لاہور کی ڈائری میں الفضل کے ایک اداریہ پر یہ اعتراض کیا ہے کہ اس میں ترکیب "مودودیئے" کی تکرار کیوں کی گئی ہے۔ اور کہ آپ پوچھتے ہیں کہ "آیا جس رعایت سے الفضل نے مودودیئے کی ترکیب استعمال کی ہے۔ کیا اسی رعایت سے جماعت احمدیہ کے اراکین کو "مرزائی" کے نام سے یاد کیا جا سکتا ہے۔"

م۔ رش صاحب کو یہ اچھی طرح ذاتی طور پر معلوم ہے کہ الفضل اپنے بڑے سے بڑے دشمن کے نام کو بھی کبھی بگاڑ کر نہیں لکھتا۔ اور ہم نے تو مودودی صاحب بھی شاذ و نادر ہی لکھا ہوگا۔ اور ہمیشہ کوشش کرتے ہیں کہ سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی لکھا جائے۔ پھر سوال ہو سکتا ہے کہ اس اداریہ میں جماعت اسلامی کے افراد کو مودودیئے کیوں لکھا گیا ہے۔ اگر م۔ رش جیسے ذہین آدمی ذرا بھی غور فرماتے تو وجہ ظاہر تھی۔ اور وہ یہ کہ جماعت اسلامی کے ترجمانوں اور خود مودودی صاحب کو سرزنش کرنا تھی۔ کہ وہ ہمیشہ ہمیں "مرزائی" اور "قادیانی" لکھتے ہیں۔ اور باوجود احتجاج کے انہوں نے اپنی اصلاح نہیں کی۔ حقیقت یہ ہے کہ مودودی صاحب نے تو ہمیں قادیانی لکھنے کے جواز میں اپنے ماہنامہ "ترجمان القرآن" میں ایک "تفہیمات" بھی رقم فرمائی ہوئی ہے۔ اس لئے شاذ و نادر کے طور پر محض تنبیہ کی خاطر ہم بھی سال دو سال کے بعد اس طریقے سے بھی ان کی توجہ اس طرف دلاتے ہیں کہ کسی فرد یا جماعت کو اس کے اصل نام کی بجائے دوسرے نام سے پکارنا تنابز بالالقاب ہے۔ اور قرآن کریم میں اس کی پرزور مذمت کی گئی ہے۔ لیکن ہمیں افسوس ہے۔ کہ ہم مودودی صاحب اور جماعت اسلامی کے ترجمانوں میں اتنا اخلاق پیدا کرنے میں بھی ناکام رہے ہیں۔ خود م۔ رش صاحب زور لگا کر دیکھ لیں۔ ہمیں ڈر ہے۔ کہ مودودی صاحب اور ان کے دوست احمدیوں کو ہمیشہ احمدی لکھنے پر کبھی اپنی مصلحتوں کے پیش نظر آمادہ نہیں کئے جا سکیں گے۔

افسوس ہے کہ م۔ رش صاحب کو پہلے کبھی اس اخلاقی پند و نصائح کا خیال پیدا نہیں ہوا۔ جبکہ نہ صرف دوسرے لوگ بلکہ مودودی صاحب کے ترجمان متواتر ہمیں احمدی کی بجائے مرزائی یا قادیانی لکھتے رہتے ہیں خیر ہمیں کوئی شکوہ بھی نہیں۔

خشیت اللہ اور اس کے چند واقعات

ہر کہ نالد بدرگہت بہ نیاز
بخت گم کردہ را بیابد باز

(المسیح الموعودؑ)

(از مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعہ احمدیہ)

خوش نصیب ہے وہ آنکھ جو خدا کے خوف سے رو دے۔ اور خوش نصیب ہے وہ دل جو اللہ تعالیٰ کی محبت یا اس کے ڈر سے لرز جائے۔ اور جسے یہ حال ہے اُسے ایک نعمتِ عظمیٰ حاصل ہے۔ جتنی زیادہ خدا کی محبت دل میں جاگزین ہوگی اسی نسبت سے اس کا خوف غالب ہوگا۔ اور جسے یہ نصیب ہے اس کے ایمان کا جوہر اسی قدر اعلیٰ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

ترسِ ایں کن کہ ترس و خطر
ہر کہ عارف تر است ترساں تر

جب اس کا خوف اس کی معرفت کے سبب حاصل ہوجاتا ہے دنیا کے تمام ڈر دل سے مفقود ہوجاتے ہیں۔ ترمذی میں ایک حدیث آتی ہے:۔

عینان لا تمسّھما النار
عینٌ بکت من خشیۃ اللہ
وعینٌ باتت تحرس فی
سبیل اللہ۔

کہ دو آنکھوں کو جہنم کی آگ نہ چھوئے گی۔ ایک وہ آنکھ جو خشیت اللہ سے رو دی اور دوسری وہ آنکھ جو خدا کی راہ میں پہرہ کے لئے بیدار رہی"۔ پس مبارک ہے وہ شخص جسے زندگی میں ایسے لحظے نصیب ہوں کہ خدا کے خوف سے آنکھیں بہہ پڑیں۔ ایک حدیث میں تو اس طرح آیا ہے:۔

ابکوا فان لم تبکوا فتباکوا

(ابن ماجہ باب الحزن والبکاء)

کہ کبھی گریہ وزاری کیا کرو۔ اگر یہ حالت طبعی طور پر وارد نہ ہو تو کوشش سے اس جوہر کو حاصل کرو"۔

ایسا لٹریچر پڑھو۔ ایسے واقعات کا مطالعہ کرو کہ تمہاری آنکھوں سے آنسو جاری ہوجائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلامی اصول کی فلاسفی میں اس کی فلاسفی بیان فرمائی ہے کہ ظاہر کا اثر باطن پر پڑیگا اور دل میں خدا کا خوف پیدا ہوجائے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جو شعر مَیں نے زینتِ عنوان بنایا ہے اس کا مفہوم یہ ہے کہ اس عالی بارگاہ میں جب روؤ گے تو اپنی بگڑی بنا لو گے۔

اسی طرح بخاری میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ سات آدمیوں کو اُس دن خدا کا سایہ حاصل ہوگا کہ جس دن سوائے خدا کے سایہ کے اور کسی چیز کا سایہ نہ ہوگا ان سات میں سے ایک وہ آدمی ہے "ذکر اللہ ففاضت عیناہُ" (بخاری البکاء من خشیۃ اللہ) کہ اس نے خدا کا ذکر کیا تو آنکھیں بہہ پڑیں۔ یہاں یہ وضاحت ضروری معلوم ہوتی ہے (یہ بحث حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے براہین احمدیہ حصہ پنجم میں فرمائی ہے۔) کہ رونا ایمان کی وجہ سے ہو۔ دل کی کشت میں ایمان کا بیج ہو۔ ورنہ اگر محض رقتِ قلبی کی وجہ سے ہے۔ تو بعض دفعہ بدکار آدمی کی بھی آنکھیں تر ہوجاتی ہیں۔ پس ہمیں کوشش کرنی چاہئیے کہ ایمان کی متاع کے ساتھ برسنے والی آنکھ بھی حاصل ہو۔ وہ تصور اور تخیل جو حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے ہمیں دیا ہے۔ جو انبیاء علیہم السلام دنیا کو دیتے رہے اس کا بھی یہی تقاضا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

گر آں چیزے کہ مے بینم عزیزاں نیز دیدندے
ز دنیا توبہ کردندے بچشم زار خونبارے

اور یہی بات آنحضرت صلعم فداہ ابی و امی فرماتے ہیں:۔

لو تعلمون ما اعلم لضحکتم
قلیلاً و لبکیتم کثیراً
ولا تکونوا کالذین اوتوا
الکتاب من قبل فطال
علیھم الامد فقست
قلوبھم وکثیر منھم فاسقون

ترجمہ:۔ کہ اگر تم بھی وہ جان لو جو مَیں جانتا ہوں تو تم ہنسو کم اور رؤو زیادہ اور تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا کہ جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی لیکن مرورِ زمانہ سے ان کے دل سخت ہوگئے اور پھر بہت سے ان میں سے بدعمل ہوگئے"۔

ذیل میں خشیت اللہ کے چند واقعات پیش کئے جاتے ہیں۔

عبداللہؓ بن شخیرؓ صحابی بیان کرتے ہیں کہ ایک بار میں آنحضرت صلعم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ دیکھا کہ آپ نماز میں اپنے پروردگار سے محوِ راز و نیاز ہیں۔ آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔ روتے روتے ہچکی بندھ گئی تھی۔ معلوم ہوتا تھا کہ چکی چل رہی ہے یا ہنڈیا اُبل رہی ہے۔ (ترمذی باب البکاء فی صلوٰۃ اللیل)

آنحضرت صلعم کی نماز کی کیفیت ایک اور صحابی یوں بیان کرتے ہیں کہ آپ ہر آیت عذاب پر خدا کے عذاب سے پناہ مانگتے اور ہر انعام والی آیت پر اس سے اس کا فضل مانگتے۔ نماز میں اس قدر خشیت آپ پر طاری ہوتی کہ نماز ادا فرماتے وقت ایک دفعہ کشفاً آپ نے جنت و جہنم کو دیکھا۔ ایک دفعہ اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز تھے اور یہ دعا فرما رہے تھے۔

اللّٰھمّ سجد لک روحی وجنانی۔

کہ اے اللہ میرا دل اور میری روح تیرے حضور سجدہ ریز ہے۔ جب نماز کی یہ کیفیت ہو اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمائیں کہ جُعِلَتْ قرۃ عینی فی الصّلوٰۃ۔ نماز میری آنکھ کی ٹھنڈک ہے تو پھر وہی کیفیت طاری ہوگی جو اوپر حضرت عبداللہؓ بن شخیرؓ نے بیان کی ہے۔

اسی طرح حضرت ابوبکرؓ کے متعلق مروی ہے کہ آپ نماز میں بہت روتے تھے۔ آپ نے اپنے گھر میں نماز کے لئے ایک جگہ بنائی ہوئی تھی۔ آپ کی نماز اور تلاوت میں گریہ وزاری سن کر محلہ کے لوگ جمع ہوجاتے اور شدید متاثر ہوتے۔ حتیٰ کہ کفار نے یہی محسوس کرکے کہ اس طرح ہمارے لوگ متاثر ہوں گے حضرت ابوبکرؓ کو شہر چھوڑنے پر مجبور کر دیا تھا۔

حضرت عبداللہؓ بن مسعود سے روایت ہے کہ ایک بار آپؐ نے فرمایا۔ عبداللہ! مجھے کچھ قرآن سناؤ۔ عرض کی گئی۔ کہ آقا آپ پر تو قرآن اُترا ہے آپ کو کیا سناؤں۔ ارشاد فرمایا۔ مَیں چاہتا ہوں کہ کسی دوسرے کی زبان سے سنوں حضرت عبداللہؓ بن مسعود کہتے ہیں مَیں نے سورہ نساء کی چند آیات تلاوت کیں۔ اور جب مَیں اس آیت پر پہنچا۔ فکیف اذا جئنا من کلّ اُمّۃٍ بشھید وجئنا بک علیٰ ھٰؤلاء شھیدًا۔ تو آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ ذرا ٹھہر جاؤ۔ حضرت عبداللہؓ بن مسعود کہتے ہیں "فرأیت عیناہُ تذرفان" کہ مَیں نے آنحضرت صلعم کی طرف دیکھا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔

اِس پاک کتاب کی جب نجاشی کے دربار میں حضرت جعفرؓ نے تلاوت فرمائی تھی تو مسند احمد بن حنبل جلد ۱ صفحہ ۲۰۲ میں لکھا ہے کہ نجاشی کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔ اور جب حبش سے بیس آدمیوں کی ایک جماعت آنحضرت صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ نے ان کو قرآن مجید کی چند آیات سنائیں تو ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے تھے۔ (سیرۃ ابن ہشام) ان واقعات کا مطالعہ کیجئے تو قرآن کے اس دعویٰ کا کیسا عمدہ ثبوت میسّر ہوتا ہے۔ لو اَنّ قرآنًا سُیّرت بہ الجبال۔

حضرت خالدؓ بن ولیدؓ جن کی شمشیر خارا شگاف سے پہاڑوں میں لرزا تھا ان کے متعلق روایت ہے ایک شخص کہتا ہے کہ مَیں ایک دن میدانِ جنگ میں آپ کے خیمہ کے سامنے سے صبح کے وقت گذرا۔ مَیں نے دیکھا کہ خالد بن ولید قرآن مجید کی تلاوت فرما رہے تھے۔ اور روتے تھے اور بار بار کتاب اللہ کو سینے سے لگا لیتے اور فرماتے۔ کتاب ربّی۔ کتاب ربّی۔ میرے رب کی کتاب میرے رب کی کتاب۔

اسی طرح حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلعم ایک بار ایک جنازہ میں شریک تھے قبر کھودی جا رہی تھی۔ جنازہ رکھ دیا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے کنارے بیٹھ گئے۔ یہ منظر دیکھ کر آپ پر اس قدر

وقت طاری ہوئی کہ آنکھ کے پانی سے زمین تر ہو گئی۔ اور زبان مبارک سے یہ ارشاد فرمایا۔ بھائیو اگر کچھ ہو سکے تو اس دن کے لئے سامان کر رکھو۔

(سنن ابن ماجہ باب الحزن والبکاء)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے متعلق بھی آتا ہے کہ جب کسی قبر پر تشریف لاتے تو اتنا روتے کہ ریش مبارک تر ہو جاتی کسی نے کہا کہ جنت اور جہنم کے ذکر پر آپ نہیں روتے لیکن قبر پر روتے ہیں۔ تو حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا تھا کہ قبر آخرت کے سفر کی پہلی منزل ہے۔ اگر اس سے نجات ہو گئی تو اگلا سفر بھی آسان ہو جائے گا۔ لیکن اگر اس سے نجات نہ ہوئی۔ تو اگلا سفر اس سے زیادہ سخت ہوگا۔ اور آنحضرت صلعم نے ہی فرمایا تھا کہ قبر کے نظارہ سے زیادہ خوفناک کوئی منظر نہیں۔

(ابن ماجہ باب ذکر القبر والبلیٰ)

اسی طرح ایک سفر کا واقعہ ہے۔ آنحضرت صلعم ایک غزوہ سے واپس تشریف لا رہے تھے۔ ایک قوم کے پاس سے آپکا گذر ہوا۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ تم کون ہو؟ انہوں نے عرض کی کہ حضور مسلمان ہیں۔ ایک عورت تنور میں ایندھن ڈال رہی تھی۔ اور اس کے پاس کا خورد سال بچہ بھی تھا۔ جب تنور میں سے شعلے بلند ہوئے تو آنحضرت صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا اے رسول خدا میرا ماں باپ آپ پر قربان ہوں الیس اللہ بار حم الراحمین؟ کیا اللہ سب سے زیادہ رحم کرنے والا نہیں ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ کیوں نہیں۔ تو اس عورت نے عرض کیا کہ ماں اپنے بچے پر شفیق ہے کیا خدا اپنے بندے پر اس سے زیادہ شفیق نہیں ہے؟ آپ نے پھر فرمایا کیوں نہیں۔ تو اب عورت نے عرض کیا کہ کیا ماں کا بھی دل چاہتا ہے کہ اس آگ میں اپنے بچے کو ڈالدے۔ آنحضرت صلعم نے یہ سنا تو آپ پر رقت طاری ہوئی۔ کچھ دیر بعد سر اٹھایا اور کہا۔ ان اللہ لا یعذب من عبادہ الا المارد المتمرد الذی یتجرأ علی اللہ وابی ان یقول لا الہ الا اللہ کہ خدا صرف اس شخص کو سزا دے گا جو سرکشی اختیار کرتا ہے۔ اور اس قدر متمرد ہے کہ خدا کو ایک نہیں کہتا۔

(ابن ماجہ باب ما یرجی من رحمۃ اللہ یوم القیامۃ)

کتنا عجیب منظر پیش کر کے عورت نے سوال کیا تھا۔ اور رحمۃ للعالمین نے کیا حقیقت ارشاد فرمائی۔ واقعی کتنا بدبخت ہے وہ کم فہم خاکی جو اپنے پروردگار کو بھی تسلیم نہیں کرتا۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص بیان فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے اللہ تبارک وتعالےٰ کے کلام پاک سے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے متعلق یہ حصہ تلاوت فرمایا

رب انھن اضللن کثیرا من الناس فمن تبعنی فانہ منی ......

اور یہ دعا جو قرآن مجید میں مذکور ہے تلاوت فرمائی۔ ان تعذبھم فانھم عبادک وان تغفر لھم فانک انت العزیز الحکیم"

تو آپ نے ہاتھ آسمان کی طرف بلند فرمائے اور فرمانے لگے۔ اللھم امتی امتی اے اللہ میری امت پر رحم کیجیو۔ اے اللہ میری امت پر رجوع برحمت ہو جیئے اور رو پڑے حدیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا تھا۔ لیکن اس نے جبرئیل کو کہا جا محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) سے پوچھ وہ کس لئے روتے ہیں۔ جبرئیل نے آکر آنحضرت صلعم سے پوچھا۔ اور آپ نے جبرائیل کو وجہ بتلائی۔ اور آنحضرت صلعم فرماتے ہیں کہ خدا جبرائیل سے بہتر جانتا تھا اس پر اللہ تبارک وتعالےٰ نے جبرائیل کو کہا تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جا اور انہیں یہ کہہ دے کہ اے محمد ہم تجھے تیری امت کے بارہ میں راضی کریں گے۔ ناراض نہیں کریں گے۔ اللھم صل وسلم علی حبیبک۔

اسی طرح بخاری اور مسلم دونوں میں یہ حدیث آئی ہے۔ کہ بادل یا آندھی آتی تو آپ قبلہ رخ ہو جاتے اور دعا فرماتے کہ اے اللہ تیری بھیجی ہوئی مصیبت سے میں تیری پناہ چاہتا ہوں۔ حضرت عائشہؓ نے ایک دفعہ عرض کی۔ حضور آپ اتنا کیوں مضطرب ہوتے ہیں۔ آپ نے فرمایا عائشہؓ۔ کیا معلوم ھود کا واقعہ ہی پیش آجائے کہ ان پر اسی قسم کی آندھی اٹھی تھی لیکن وہ عذاب پر منتج ہوئی تھی۔

حضرت عبد اللہ شداد روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر ایک دن نماز پڑھ رہے تھے۔ میں آخری صفوں میں تھا۔ آپ یہ آیت تلاوت فرما رہے تھے۔ انما اشکو بثی وحزنی الی اللہ۔ تو آپ اتنا روئے کہ میں نے آپ کے رونے کی آواز آخری صفوں میں سنی

بخاری باب اذا بکی الامام فی الصلوٰۃ

اللہ اللہ۔ کیا انقطاع الی اللہ تھا۔

— (باقی) —

ینصرک رجال نوحی الیہم من السماء

(الہام حضرت مسیح موعودؑ)

ترجمہ (تیری مدد وہ رجال کریں گے جن کو ہم اپنی وحی آسمانی سے نوازیں گے۔

از حکیم عبد اللطیف صاحب شاہد لاہور

خداوند بزرگ و برتر نے اپنے مسیح پاک کی تصدیق کے لئے آپ کے زمانہ میں سے دو قسم کے گروہوں کو کھڑا کیا

(۱) وہ لوگ جو آپ کے زمانہ میں اپنے اپنے علاقہ میں اپنے علم و فضل اپنی شرافت و نجابت اپنی تقویٰ و طہارت اپنے تقدس و وجاہت کی وجہ سے سر آمدہ روزگار بلکہ منتخب روزگار تھے

(۲) دوسرے وہ لوگ جو دنیوی طور پر اس زمانہ میں اپنے علاقہ یا ملک میں اپنی علمی شہرت اپنی خاندانی وجاہت کی وجہ سے دور و نزدیک مشہور تھے

ذیل میں ہم ہر دو قسم کے بزرگوں کی ایک فہرست درج کرتے ہیں۔ تاکہ طالبان حق یکجائی طور پر یہ اندازہ لگا سکیں کہ وہ ہستی کتنی عظیم الشان حیثیت کی مالک ہے۔ جس کی خاک پا کے طفیل ان صنادید عماندین نے روحانی بصیرت اور معرفت حاصل کی۔ اور جس کی خاطر اپنی جان مال خاندان وطن عزت شہرت الغرض ہر ایک دنیا کی چیز کو قربان کیا۔

۱۔ خطۂ افغانستان سے ایک عظیم الشان مقدس ہستی حضرت صاحبزادہ سید محمد عبد اللطیف صاحب شہید رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالےٰ نے کھڑا کیا۔ جنہوں نے علاوہ اپنے مال۔ لاکھوں کی جائداد زن و فرزند وطن عزت و شہرت کو قربان کر دینے کے اپنے مقدس خون سے بھی حضرت اقدس علیہ السلام کی صداقت پر مہر ثبت کی اور آپ کی خاطر پہلے کئی ماہ کی انتہائی تکلیف دہ قید و بند کاٹ کر اور پھر سنگسار ہو کر اولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین میں جا شامل ہوئے۔

خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

(۲) پنجاب کے علاقہ سے اللہ تعالےٰ نے آپ کی تصدیق کے لئے حضرت حاجی حافظ حکیم مولانا نور الدین صاحب بھیروی رضی اللہ عنہ کو کھڑا کیا۔ جو اپنے زمانہ کے بے مثل عالم اور بے نظیر طبیب اور مشہور حامی اسلام و عاشق و مفسر قرآن پاک تھے آپ نے بھی اپنی جان مال۔ وطن جائداد سب کو مسیح پاک کے لئے قربان کر دینے کا بے مثل نمونہ دکھلایا

اہل بصیرت کے لئے ان دو ہستیوں کا حضرت اقدس کو قبول کرنا ہی آپ کی صداقت کا سورج کی طرح چمکتا ہوا نشان ہے (۳) علاقہ سرحد سے اللہ تعالےٰ نے حضرت پیر سید میر رحمۃ اللہ علیہ آف کوٹھہ شریف کو کھڑا کیا جنہوں نے انقائے الٰہی کے ماتحت حضرت اقدس کے ظہور کا پتہ اور نشان دیا۔ اور آپ کے مرید آپ کی نشاندہی پر آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کی بیعت سے مشرف ہوئے اور ان کے لئے اپنے پیر کا فرمان ہی کافی ثابت ہوا۔ الحمد للہ تعالےٰ

(۴) علاقہ سرہند اور پنجاب اور یوپی کے سنگم سے اللہ تعالےٰ نے حضرت صاحبزادہ پیر سراج الحق نعمانی سرساوی جمالی رضی اللہ عنہ کو کھڑا کیا جو قطب ہانسوی کی اولاد سے تھے اور جن کا سلسلہ نسب حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے جا ملتا ہے وہ اپنے ایک لاکھ مریدوں کو چھوڑ کر قادیان جا کر آپ کے دامن سے وابستہ ہو گئے اور ساری عمر آپ کے در دولت پر دھونی رما کر بیٹھے رہے آپ کی تصدیق میں ایک بے نظیر کتاب "تذکرۃ المہدی" دو حصوں میں شائع کی۔ اور آخر دیار محبوب میں ہی اپنی جان جان آفرین کے سپرد کی۔

(۵) علاقہ کشمیر سے اس وقت کے بے نظیر عالم عابد زاہد و مفسر قرآن اور جامع علوم معقول و منقول فاضل دیوبند حضرت سید محمد سرور شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کو کھڑا کیا جنہوں نے کالج کی پروفیسری کو چھوڑ کر آپ کے قدموں میں صرف بیس روپے کی نوکری پر قناعت کی اور ساری عمر سلسلہ کی علمی قلمی فقہی و تبلیغی خدمات بجا لا کر صدق قدم کا نمونہ دکھلایا۔ جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خاطر دکھلایا تھا۔

(۶) علاقہ ریاست بہاولپور سے حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ (پیر نواب صاحب بہاولپور) کو کھڑا کیا جو تمام ریاست اور بلوچستان اور ڈیرہ جات کے مسلّم پیر اور اپنے زمانہ میں حق گوئی کا ایک نمونہ تھے۔ آپ کو بڑے سخت سخت مولانا صاحبان نے تصدیق و تائید سے روکا لیکن آپ نے انکی کچھ پرواہ نہ کی بلکہ ایکبار جب اسوقت کے نواب صاحب بہاولپور کی مجلس میں کسی نے مخالفانہ کلمات کہے تو آپ نے جرأت سے کام لیکر تمام اعتراضوں کا جواب دیکر سب کو لاجواب کر دیا ہم آپکے ملفوظات کی کتاب "ارشاد فریدی" حضرت اقدس علیہ السلام کے متعلق تصدیقی بیانات آئندہ پیش کرینگے ان شاء اللہ۔

(۷) علاقہ سندھ واحاطہ بمبئی کے مشہور زمانہ پیر حضرت خواجہ رشید الدین صاحب العلم المعروف جھنڈے والے پیر کو کھڑا کیا۔ جنہوں استخارہ کے بعد تین بار رؤیا صالحہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہو کر آپ کی زبان مبارک سے تصدیق سنی اور پھر اپنے مریدوں کے سامنے پیش کی۔

۹۔ یو پی اور دیوبند کے قریب شاہجہانپور سے اللہ تعالیٰ نے دو نجیب الطرفین باپ اور بیٹے حضرت حافظ سید علی میاں رضی اللہ عنہ و حضرت سید حافظ مختار احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کو کھڑا کیا جنہوں نے اپنی عمر عزیز کے ۷۵ سال اسی سلسلہ کی دامے درمے قلمے سخنے تائید میں گذار دیئے اور اب جبکہ آپ کی صحت بھی بعض عوارض کی وجہ سے بہت کمزور ہو گئی ہے۔ اور عمر کے تقاضا سے ضعف بھی انتہا کو پہنچ گیا۔ دن ہو یا رات سلسلہ کی تبلیغ میں پورے انہماک اور شغف سے مصروف ہیں اور اپنی اس ہمت سے نوجوانوں کو شرماتے ہیں۔ ان تمام بزرگوں میں سے جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے صرف آپ زندہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی صحت اور عمر میں برکت دے اور ہم کو آپ کا نمونہ اختیار کرنے کی توفیق بخشے۔

۱۰۔ دہلی جو حضرت اقدس علیہ السلام کے زمانہ میں مخالفین کا گڑھ تھا۔ وہاں سے ایک مخلص وجود جو شمشیر برہنہ کا حکم رکھتے تھے۔ یعنی حضرت میر قاسم علی صاحب رضی اللہ عنہ کو کھڑا کیا۔ جنہوں نے اپنی زبان اور قلم سے مرتے دم تک سلسلہ سے دفاع کا کام کیا اور اندرونی اور بیرونی مخالفین کا ناطقہ بند کر دیا۔ آپ کی قلمی اور علمی تصانیف کی فہرست بہت طویل ہے۔ آپ لمبے عرصہ تک اپنے جاری کردہ رسائل (۱) احمدی (۲) الحق (۳) فاروق کے ذریعہ سلسلہ کی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ اور آخر دم تک دشمنان احمدیت سے لڑتے رہے جزاھم اللہ تعالیٰ خیراً۔

۱۱۔ علاقہ بہار کے شہر بھاگلپور سے مولا حسن علی صاحب رضی اللہ عنہ مشہور واعظ اسلام و انگریزی لیکچرار و مشنری جن کے ہاتھ پر ہزارہا بے عمل مسلمان اور ہندو توبہ کر کے سچے مسلمان بنے آپ کو بھی اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو شناخت کرنے کی توفیق بخشی اور آپ نے حضرت اقدسؑ کی تائید میں ایک معرکۃ الآرا کتاب "تائید حق" لکھ کر شائع کی۔

۱۲۔ اسی شہر اور اسی علاقہ کے دوسرے بزرگ حضرت سید عبدالماجد صاحب رضی اللہ عنہ پروفیسر عربی علی گڑھ یونیورسٹی جو ستارہ بہار کے معزز لقب سے مشہور تھے اور جن کو سر سید احمد خان صاحب مرحوم کے وقت میں علی گڑھ یونیورسٹی میں کام کرنے کے مواقع میسر ہوئے۔ آپ کے لائق فرزند پروفیسر سید عبدالقادر صاحب ایم اے کو بھی اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدسؑ کے زمانہ میں داخل سلسلہ ہونے کی توفیق بخشی اور آپ نے بھی اپنی زندگی سلسلہ کی علمی خدمات میں صرف کی اور اعلیٰ اور معزز ترین علمی مناصب پر فائز رہے آجکل آپ لاہور میں اقامت گزین ہیں۔ آپ ہی نے مشہور عیسائی پادری اور معاند اسلام ڈاکٹر زویمر امریکی کا کلکتہ کے نامی شہر میں کامیاب مقابلہ کیا جبکہ تمام کلکتہ اور بنگال سے کوئی دوسرا مسلمان اس کے مقابلہ میں آنے کی جرأت نہ کرتا تھا۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے عربی انگریزی فارسی اردو بلکہ بنگالی زبان کے بھی فاضل ہیں اور کلکتہ و پٹنہ وغیرہ یونیورسٹیوں میں ایم اے کلاسز کے ممتحن اور سنڈیکیٹ کے ممبر رہ چکے ہیں۔

۱۳۔ علاقہ بنگال سے اللہ تعالیٰ نے حضرت سید عبدالواحد صاحب عرف بڑے مولوی صاحب کو تائید احمدیت کے لئے کھڑا کیا۔ آپ حضرت مولانا عبدالحی فرنگی محلی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد تھے۔ آپ جب پہلی مرتبہ قادیان تشریف لائے تو بنگال سے بٹالہ تک تمام مشہور علماء وقت سے تبادلہ خیالات کرتے آئے جس کا تذکرہ آپ نے اپنی کتاب "جذبات الحق" میں فرمایا ہے۔

۱۴۔ حیدر آباد دکن سے اللہ تعالیٰ نے حضرت سید عبدالواحد صاحب رضی اللہ عنہ کو کھڑا کیا۔ آپ نے ایک تفسیر القرآن بھی مرتب فرمائی اور حج کے لئے مکہ شریف گئے تو وہاں بھی تبلیغ کا حق ادا کیا۔ آپ ریاست میں بڑی عزت و توقیر سے دیکھے جاتے تھے اور اپنے علم اور تقویٰ کی وجہ سے نہایت محترم تھے۔

۱۵۔ علاقہ آسام سے اللہ تعالیٰ نے حضرت مولانا غلام امام صاحب رضی اللہ عنہ کو کھڑا کیا۔ آپ اصل میں شاہجہانپور کے رہنے والے تھے لیکن بعض تعلقات کے سلسلہ میں آپ کو آسام کے شہر منی پور میں لمبا عرصہ رہنے کا موقعہ ملا۔ آپ صاحب رؤیا صالحہ و کشوف و الہام بزرگ تھے اور عزیز الواعظین کے لقب سے مشہور تھے۔

۱۶۔ لدھیانہ میں حضرت حاجی منشی احمد جان رضی اللہ عنہ اور آپ کے دونوں فرزند حضرت صاحبزادہ پیر افتخار احمد صاحب رضی اللہ عنہ اور آپ کے چھوٹے فرزند حضرت پیر صاحبزادہ منظور محمد صاحب رضی اللہ عنہ مصنف مشہور قاعدہ یسرنا القرآن کو کھڑا کیا۔ حضرت حاجی صاحب مرحوم حضرت اقدسؑ سے تعلق و ارادت کے بعد تن من دھن سے آپ کی تائید میں مصروف ہو گئے اور اپنی وفات تک آپ نے حضرت اقدس کی تائید میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کیا۔ اور اپنی اولاد کو وصیت کر گئے کہ وہ حضرت اقدس کا دامن نہ چھوڑیں۔ آپ کے ہر دو فرزندان رشید نے بھی آپ کی وصیت پر اس تندہی سے عمل کیا کہ نہ صرف اپنی پیری مریدی کے سلسلہ کو جو ہزارہا مریدوں پر مشتمل تھا۔ چھوڑ دیا بلکہ اپنے وطن عزیز کو بھی خیر باد کہہ دیا اور دیار مسیح میں ہجرت کر کے آ بسے اور ساری عمر حضرت اقدسؑ کی خدمت میں گذار کر اپنے مولا سے جا ملے۔

۱۷۔ سیالکوٹ میں عظیم الشان لیکچرار واعظ و مصنف مؤلف حضرت مولوی عبدالکریم رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے نوازا اور بہت جلد دعویٰ و اعلان مسیحیت کے بعد حضرت اقدس کے دامن سے وابستہ کر دیا اور آپ نے ایسی بے نظیر جانفشانی سے سلسلہ کی خدمات سرانجام دیں کہ تمام محبین حضرت اقدسؑ کے لئے باعث صد رشک بن گئے اور خدمت کے اثنا میں جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔ آپ کا مقام عاشقان مسیح محمدی میں بہت بلند ہے۔ آپ کی مؤثر تصنیفات احمدیہ لٹریچر میں شاہکار کا درجہ رکھتی ہیں۔ آپ کے خطبات روحانیت و معرفت کا اُبلتا ہوا آبشار ہیں۔

۱۸۔ اسی سیالکوٹ میں بعض اور قیمتی وجود بھی ایسے ظاہر ہوئے جو سلسلہ کی تاریخ میں روشن ستاروں کی طرح درخشاں ہیں۔ مثلاً میر حسام الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ حضرت میر حامد شاہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنہوں نے سلسلہ کی نمایاں خدمات سر انجام دی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان تمام بزرگوں کو اعلیٰ علیین میں جگہ بخشے۔ آمین

(باقی)

ایک ضروری اعلان

مجلس مشاورت ۱۹۵۸ء کا فیصلہ ہے کہ جن احباب کی وصیت بوجہ بقایا منسوخ ہو جائے اور وہ چھ ماہ تک اپنی وصیت بحال نہ کرائیں یا معذرت کر کے چندہ عام ادا کرنے کی اجازت بھی نہ لیں تو ان سے نادہندگان کا سا سلوک کیا جائے۔

ایسے احباب سے چندہ نہ وصول کرنے کی ہدایت اس لئے ہے کہ تا وہ اپنی کوتاہی پر نادم ہوں اور ایمان میں قدم پھر آگے بڑھانے کی کوشش کریں۔ الحمد للہ کہ احباب بقایا جات ادا کر کے وصیتیں بحال کرا رہے ہیں۔ یا جن کے حالات وصیت بحال کرانے کی فی الحال اجازت نہیں دیتے چندہ عام ادا کرنے کی اجازت حاصل کر رہے ہیں۔ لیکن بعض احباب ابھی ایسے بھی ہیں جنہوں نے نہ تو اپنی وصیت بحال کرائی ہے اور نہ چندہ عام ادا کرنے کی اجازت لی ہے۔ لہذا عہدہ داران جماعت کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ ایسے افراد کو قواعد صدر انجمن احمدیہ کا احترام کرنے پر آمادہ کریں۔ اگر کوئی دوست وصیت بھی بحال نہ کرائیں اور چندہ عام ادا کرنے کی اجازت بھی نہ لیں۔ تو حسب فیصلہ مجلس مشاورت ان کے خلاف نادہندگی کی بناء پر نظارت امور عامہ کی معرفت تعزیری کارروائی کروائی جائے۔ ایسے لوگوں کو درمیان میں لٹکتے رہنا نہیں چاہیئے۔ والسلام (ناظر بیت المال)

اعلان نکاح

میرے بیٹے عزیزم شیخ منیر احمد اسسٹنٹ انجنیئر اوپریشنز (Operations) لیہ کا نکاح عزیزہ فہمیدہ بیگم بی اے بنت چوہدری سردار خان صاحب ڈپٹی ڈائرکٹر آرڈیننس فیکٹریز راولپنڈی سے بعوض مبلغ چار ہزار روپیہ (۴۰۰۰/-) حق مہر مکرم جناب میاں عطاء اللہ صاحب بی اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی نے مؤرخہ ۲۳/۵/۵۸ بروز جمعہ بعد از نماز جمعہ مسجد احمدیہ راولپنڈی میں پڑھا۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت فرمائے اور اسے مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

شیخ غلام رسول نیا محلہ راولپنڈی

وصیت کیلئے ایک ضروری شرط

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔
کہ :- " میرے نزدیک یہ دیکھنا بھی ضروری ہے کہ کوئی شخص ظاہر طور پر کسی حکم شریعت کو توڑتا تو نہیں ۔ ظاہر کی شرط اس لئے کہ دل کا حال خدا تعالیٰ جانتا ہے ۔ میرے نزدیک جو داڑھی بھی منڈواتا ہے اس کی بھی وصیت جائز نہیں ۔ کیونکہ شعائر اسلام کی ہتک کرنے والا ہے "

(اخبار الفضل ۸ دسمبر ۱۹۱۹ء)

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

ایک ضروری اعلان

مجلس مشاورت ۱۹۵۶ء کا فیصلہ ہے کہ جن احباب کی وصیت بوجہ بقایا منسوخ ہو جائے اور وہ چھ ماہ تک اپنی وصیت بحال نہ کرائیں یا معذرت کر کے چندہ عام ادا کرنے کی اجازت بھی نہ لیں تو ان سے نادہندگان کا سا سلوک کیا جائے۔

ایسے احباب سے چندہ نہ وصول کرنے کی ہدایت اس لئے ہے کہ تا وہ اپنی کوتاہی پر نادم ہوں اور ایمان میں قدم پھر آگے بڑھانے کی کوشش کریں الحمد للہ کہ احباب بقایاجات ادا کر کے وصیتیں بحال کرا رہے ہیں یا (جن کے حالات وصیت بحال کرانے کی فی الحال اجازت نہیں دیتے) چندہ عام ادا کرنے کی اجازت حاصل کر رہے ہیں ۔ لیکن بعض احباب ابھی ایسے بھی ہیں جنہوں نے نہ تو ابھی اپنی وصیت بحال کرائی ہے ۔ اور نہ چندہ عام ادا کرنے کی اجازت لی ہے۔ لہٰذا عہدہ داران جماعت کی خدمت میں التماس ہے کہ ایسے افراد کو قواعد صدر انجمن احمدیہ کا احترام کرنے پر آمادہ کریں ۔ اگر کوئی دوست وصیت بھی بحال نہ کرائیں اور چندہ عام ادا کرنے کی اجازت بھی نہ لیں تو حسب فیصلہ مجلس مشاورت ان کے خلاف نادہندگی کی بناء پر نظارت امور عامہ کی معرفت تعزیری کارروائی کروائی جاوے ایسے لوگوں کو درمیان میں لٹکتے رہنا نہیں چاہیئے ۔ والسلام (ناظر بیت المال)

حج فنڈ ـــــ اور ـــــ خدام کا فرض

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال بھی خدام الاحمدیہ کی تحریک حج کے ماتحت ایک بزرگ دوست مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب خلیل سابق مبلغ اٹلی و مغربی افریقہ حج بیت اللہ کے لئے تشریف لے گئے ہیں ۔ اس موقع پر جہاں میں اپنے خدام بھائیوں سے مکرم ماسٹر صاحب موصوف کی کامیاب مراجعت کیلئے دعا کی درخواست کروں گا وہاں انہیں میں حج فنڈ کی طرف بھی متوجہ کرانا ضروری سمجھتا ہوں ۔ اس تحریک میں ایک روپیہ سالانہ کی معمولی سی قربانی کے ذریعہ حصہ لینے والوں کیلئے جو ثواب مقدر ہے وہ اس تحریک کی عظیم الشان افادیت سے ہی ظاہر ہے ۔ اس فنڈ سے نہ صرف عازمین حج کی خدمت ہو جاتی ہے بلکہ اسکے ذریعہ مخالفین کے اس اعتراض کا کہ "احمدی حج نہیں کرتے" عملی جواب مہیا کیا جاتا ہے ۔ پس خدام کا فرض ہے کہ اس کار خیر میں نہ صرف خود حصہ لیں بلکہ دیگر بھائیوں کو بھی پُرزور تحریک کریں تا ہم زیادہ سے زیادہ عازمین حج کی خدمت کر کے اپنے مالک حقیقی رب العالمین کی خوشنودی حاصل کر لیں۔

(مہتمم اصلاح و ارشاد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

مصیبت زدگان بستی رنداں ضلع ڈیرہ غازیخاں کی امداد

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی مساعی

اخبار بین احباب سے یہ پوشیدہ نہ ہوگا کہ بستی رنداں ضلع ڈیرہ غازی خاں جو دریائے سندھ کے کنارہ پر واقع ہے اور جس کی اکثر زمین دریا برد ہو چکی ہے گذشتہ ایام میں ایک اور مصیبت کا شکار ہو گئی ہے ۔ اس بستی میں اچانک آگ لگ جانے کی وجہ سے متعدد مکانات کے ساز و سامان نقدی و پارچات جل کر راکھ ہو گئے ہیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور نے اس مصیبت زدہ بستی کے نادار اور مفلس افراد کے لئے اپنے امیر جماعت چوہدری اسد اللہ خاں صاحب کی تحریک پر فوراً احباب جماعت سے جو نقدی کپڑا اور پارچات اکٹھے کر کے بستی رنداں بھجوائے ہیں ان کی تفصیل یہ ہے

نقد رقم	=	۳۰۰ ـــ ـــ ۶۰ ـــ
نیا کپڑا لیلن	=	۹۰ گز ۴ گرہ
نیا کپڑا سوتی	=	۷ ۶ ۸ ۵
مختلف سلے ہوئے پارچات		۴۲ عدد
بوٹوں کے جوڑے		۳ عدد

اس سلسلہ میں شیخ محمد بشیر صاحب آف اعظم مارکیٹ نے تمام نیا کپڑا بطور عطیہ دیا اور چوہدری فتح محمد صاحب ہر یکے بس والوں نے مبلغ یکصد روپیہ نقد دیا ۔ جزاکم اللہ

(مہتمم خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ہر خاص و عام کیلئے ایک بشارت

جو خدائے لم یزل کا گھر بنائے گا یہاں
جنت الفردوس میں اس کو ملے گا اک مکاں
حضرت محمود کی دعوت ہے خاص و عام کو
قریہ قریہ سے اٹھے اے احمدی تیری اذاں

اکناف عالم میں جابجا مساجد تعمیر کروانا ہمارے مقدس و محبوب امام کا عزم ہے ۔ کیا اس مبارک عزم کو پورا کرنے کے لئے آپ تحریک جدید کی مد " مساجد ممالک بیرون " کو یاد رکھتے ہیں ؟ ذرا اپنا محاسبہ تو فرمائیے !

(قائمقام وکیل المال اول تحریک جدید)

شکریہ

میری بیٹی کی فوتیدگی پر متعدد دوستوں نے بذریعہ خطوط و تار ہمدردی کا اظہار فرمایا ہے فرداً فرداً جواب نہیں دے سکتا ۔ تمام دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے ۔ خاکسار ملک برکت علی سیکرٹری مال لائسپور پوسٹ بکس ۱۵

درخواستہائے دعا

(۱) میں اور میری والدہ صاحبہ محترمہ بیمار ہیں ۔ درویشان قادیان و دیگر احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرماوے ۔

(خلیل ملک سنٹرل فلور ملز قصور)

(۲) میرا لڑکا بوجہ ٹائیفائیڈ سخت بیمار ہے ۔ احباب صحت یابی کے لئے دعا فرمادیں محمد علی شیخ کریانہ فروش قلعہ صوبا سنگھ براستہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی موصی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر سکے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز)

نمبر ۱۴۹۳۳

میں رشیدہ بیگم زوجہ سید نذیر احمد صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن معین الدین پور ضلع گجرات صوبہ پنجاب مغربی پاکستان۔ حال کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم اپریل ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

گذارش ہے کہ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرے پاس اس وقت مبلغ ۔/۱۱۵ روپے نقد موجود ہیں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ علاوہ ازیں میرا حق مہر مبلغ ۔/۹۰۰ روپے میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بھی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جو بھی جائداد ثابت ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی اور میں کوشش کروں گی کہ جس جائیداد کی بھی آئندہ میں کبھی مالک بنوں اس کا حصہ وصیت اپنی زندگی میں ہی ادا کر جاؤں۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

خاکسار۔ رشیدہ بیگم کوارٹر ۲۶۵ اے بی سینیا لائن کراچی ۳

گواہ شد۔ بشیر احمد پریذیڈنٹ حلقہ منوڑہ کراچی۔

گواہ شد۔ سید نذیر احمد خاوند موصیہ اے بی سینیا لائن کراچی ۳

نمبر ۱۴۹۴۹

میں عبد الرحمن ولد حکیم محمد حسین صاحب مرحوم علیہ قوم مغل (چغتائی) پیشہ ملازمت عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور حال ملازم کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ اپریل ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے

(۱) ایک سکنی مکان جو مرحوم والدم بزرگوار حکیم محمد حسین صاحب مرحوم علیہ کی واحد ملکیت ہے۔ جو لاہور بیرون دہلی دروازہ احاطہ میاں چراغ دین محلہ مکان مبارک منزل ہے۔ اس میں میرا حصہ تقریباً ۱/۱۶ بنتا ہے جس کا میں واحد مالک ہوں۔ اور اس میرے حصے کی تقریباً قیمت دو ہزار ہے۔ میں اپنے حصے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دے دوں گا۔ اور اس جائداد پر بھی وصیت حاوی ہوگی

(۲) لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ تین سو پانچ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا بھی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں گا۔

(۳) اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

(۴) اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔

العبد۔ خاکسار عبد الرحمن بقلم خود کراچی ۱۹

گواہ شد۔ میر احمد قریشی کراچی ۱۹

گواہ شد۔ مرزا نذیر حسین بقلم خود ریٹائرڈ ٹیچر قادیان حال کراچی ۲۷

نمبر ۱۴۹۵۳

میں ایس ایم سراج الحق ولد مولوی عبد الحکیم مرحوم قوم احمدی پیشہ معلم عمر ۲۵ سال۔ تاریخ بیعت ۱۹۴۶ء ساکن کرتی باشری۔ ڈاکخانہ ملک پور۔ ضلع ڈھاکہ۔ صوبہ ایسٹ پاکستان حال بخشی بازار روڈ ڈھاکہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ اپریل ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت ماہوار آمد مبلغ ۔/۹۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔

العبد۔ ایس ایم سراج الحق۔ ڈھاکہ

گواہ شد۔ محمد اجمل شاہد مربی سلسلہ ڈھاکہ

گواہ شد۔ محمد عمر بشیر احمد جنرل سیکرٹری صوبائی انجمن احمدیہ ڈھاکہ۔

نمبر ۱۴۹۵۴

میں عثمان غنی ولد محمد عمر الدین سرکار قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹ نومبر ۱۹۵۱ء ساکن وھلا۔ ڈاکخانہ ستوریہ ضلع ڈھاکہ۔ صوبہ مشرقی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ مارچ ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت ماہوار آمد ۔/۹۴ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔

العبد۔ محمد عثمان غنی۔

گواہ شد۔ جمعدار رحیم بخش زیدی ڈھاکہ

گواہ شد۔ محمد اجمل شاہد مربی سلسلہ احمدیہ

نمبر ۱۴۹۵۵

میں محمد افضل صاحب ولد محمد عالم صاحب قوم راجپوت کھٹی پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ۱/۳۱-۵۵ راہا محلہ سٹریٹ فاطمہ جناح روڈ کوئٹہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ جنوری ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت ماہوار آمد ۔/۹۳ روپے ہے میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد۔ موصی محمد افضل عابد کوئٹہ

گواہ شد محمد لطیف شاکر کوئٹہ

نمبر ۱۴۹۵۷

میں کنیز فاطمہ زوجہ ملک میر احمد خان صاحب قوم ککے زئی افغان پیشہ خانہ داری عمر ۴۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی۔ صوبہ کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ مارچ ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد منقولہ حق مہر پانچ صد روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ زیور طلائی وزنی ۱۰ تولے تقریباً ہار طلائی۔ چوڑیاں طلائی۔ کانٹے طلائی۔ بالیاں دو عدد و دو انگوٹھیاں طلائی کل میزان قیمت زیورات ۔/۱۰۲۳ روپے۔ مندرجہ ۔/۱۵۲۳ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر کوئی اور جائیداد زندگی میں پیدا کروں تو اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو دیتی رہوں گی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جو متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی

الامۃ:۔ کنیز فاطمہ

گواہ شد:۔ رشید احمد خان کراچی

گواہ شد:۔ میر احمد خان کراچی ۳

نمبر ۱۴۹۵۸

میں آمنہ صدیقہ زوجہ چوہدری مقبول احمد صاحب ذبیح قوم جٹ برا پیشہ خانہ داری عمر بائیس سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ دار الصدر جنوبی ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۴/۵۸ کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائداد منقولہ ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں گلوبند طلائی تین تولہ قیمتی تین سو اڑتالیس روپے کانٹے طلائی ایک تولہ قیمتی ایک سو سولہ روپے۔ انگوٹھی طلائی تین ماشہ قیمتی تیس روپے کل مبلغ چار سو چورانوے روپے۔ اس کے علاوہ پانچ سو روپیہ حق مہر بذمہ خاوند واجب الادا ہے اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ثابت ہو یا میں اپنی زندگی میں مندرجہ بالا جائیداد کے علاوہ کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

الامۃ:۔ آمنہ صدیقہ زوجہ مقبول احمد صاحب ذبیح

گواہ شد:۔ مقبول احمد ذبیح شاہد واقف زندگی۔ خاوند موصیہ

گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا صدر انجمن احمدیہ ربوہ

نمبر ۱۴۹۵۹

میں اللہ رکھی بیوہ مولوی محمد عارف صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن سرگودھا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ مارچ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ــــ میری جائداد منقولہ غیر منقولہ نہیں ہے۔ میری جمع شدہ رقم مبلغ پانصد روپے ہے میں اس کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ پاکستان وصیت کرتی ہوں میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہوگی۔ تو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ پاکستان مالک ہوگی۔ الامۃ نشان انگوٹھا اللہ رکھی۔ گواہ شد:۔ محمد احمد وود منڈیکل سروس سرگودھا۔ گواہ شد:۔ محمد عالم بقلم خود وود منڈیکل سروس سرگودھا

جنرل ڈیگال کو حکومت بنانے کی دعوت

ملک کو خانہ جنگی سے بچایا جائے" صدر فرانس کی اپیل

پیرس ۳۰ مئی۔ صدر فرانس مسٹر کوٹی نے اعلان کیا ہے۔ کہ میں نئی حکومت بنانے کے لئے جنرل چارلس ڈیگال کو نامزد کر رہا ہوں۔ اور میں نے انہیں اس سلسلہ میں صلاح مشورے کے لئے اپنے پاس آنے کی دعوت دے دی ہے۔

صدر کوٹی نے یہ بات فرانسیسی پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے ایک مشترکہ اجلاس کے نام اپنے پیغام میں کہی ہے۔ دوسری جنگ عالمگیر کے بعد تیرہ سالہ تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ صدر فرانس نے پارلیمنٹ کو پیغام بھیجا ہے

صدر کوٹی نے اپنے پیغام میں کہا ہے کہ اگر فرانسیسیوں نے اپنے ہی بھائیوں کے ساتھ لڑائی شروع کر دی تو ملک خانہ جنگی کی نذر ہو جائیگا۔ اور یہ ایک انتہائی تباہ کن صورت حال ہوگی ÷

چالیس سال میں دنیا کی آبادی دُگنی ہو جائیگی

آبادی میں پانچ ہزار چار سو فی گھنٹہ کی رفتار سے اضافہ ہو رہا ہے

اقوام متحدہ ۳۰ مئی۔ اقوام متحدہ کے ایک اندازے میں بتایا گیا ہے کہ دنیا کی آبادی میں اسی رفتار سے اضافہ ہوتا رہا تو ۱۹۹۷ء تک اس کی آبادی دُگنی ہو کر پانچ ارب ۷۴ کروڑ ۴۰ لاکھ تک پہنچ جائے گی۔

پیدائش اور اموات کے اعداد و شمار سے متعلق اقوام متحدہ کی ایر بک کے مطابق جو حال ہی میں شائع ہوئی ہے۔ یہ انکشاف کیا گیا ہے کہ ۱۹۵۷ء میں دنیا کی آبادی دو ارب ۸۷ کروڑ ۷۰ لاکھ تھی۔ اس آبادی میں پانچ ہزار چار سو افراد فی گھنٹہ یا چار کروڑ ستر لاکھ سالانہ کی رفتار سے اضافہ ہو رہا ہے۔ اقوام متحدہ کے ماہرین شماریات کا اندازہ ہے کہ پیدائش کی سالانہ رفتار ۳۴ فی ہزار اور موت کی سالانہ رفتار ۱۸ فی ہزار ہے۔ گذشتہ بیس سال میں اموات کی رفتار میں مسلسل کمی ہوتی رہی ہے اور پیدائش کی رفتار میں کوئی خاص رد و بدل نہیں ہوا۔ ایر بک میں حسب ذیل حقائق کا انکشاف بھی کیا گیا ہے۔

جنوبی امریکہ میں اضافہ آبادی کی رفتار سب سے تیز یعنی اڑھائی فیصد سالانہ ہے پوری دنیا میں اضافے کی اوسط ۱ء۶ فی صد ہے۔

بحیثیت مجموعی آبادی میں سب سے زیادہ اضافہ ایشیا میں ہو رہا ہے جس کی آبادی میں ہر سال دو کروڑ چالیس لاکھ کا اضافہ ہوتا ہے۔

ہالینڈ کے بچوں کی متوقع عمر سب سے زیادہ ہوتی ہے۔ لڑکوں کی ۷۱ سال اور لڑکیوں کی ۷۴ سال۔ بھارت میں متوقع عمر سب سے کم اور دونوں جنسوں کے لئے ۳۲ سال ہے۔

ایر بک میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ خودکشی کرنے والوں کی سب سے زیادہ تعداد جاپان میں پائی جاتی ہے۔ جہاں ہر سال ہر ایک لاکھ میں ۲۴ء۶ افراد خودکشی کرتے ہیں۔

مغربی پاکستان میں جرائم کی رفتار

لاہور ۳۰ مئی۔ مغربی پاکستان میں سال رواں کے چار مہینوں کے دوران میں قتل کی ۸۲۷ وارداتیں ہوئیں۔ اس طرح پچھلے سال اسی مدت کے مقابلہ میں ۱۳۰ زائد وارداتیں ہوئیں۔ پشاور میں قتل کی ۱۵۵ ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں ۴۸۔ راولپنڈی میں ۹۷۔ لاہور میں ۹۶۔ ملتان میں ۱۱۰ بہاولپور میں ۴۷۔ خیرپور میں ۴۴ اور حیدرآباد میں ۶۹ وارداتیں ہوئیں۔ اس مدت کے دوران میں مغربی پاکستان کی پولیس کے پاس ۲۰۴۷۰ فوجداری کے مقدمات رجسٹر کرائے گئے۔ گذشتہ سال اسی مدت کے دوران میں اکیس ہزار دو سو تیرہ مقدمات درج ہوئے تھے۔ پچھلے سال کے مقابلے میں پانچ علاقوں۔ راولپنڈی۔ لاہور۔ ملتان۔ بہاولپور اور خیرپور میں جرائم کی رفتار کم ہوئی۔ باقی پانچ علاقوں پشاور۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں حیدرآباد۔ کوئٹہ اور قلات میں جرائم کی تعداد میں اضافہ ہوا۔ پچھلے سال صوبے میں ڈاکے اور رہزنی کی وارداتوں کی تعداد علی الترتیب ایک سو اور دو سو ستاون تھی۔ ان کے مقابلے میں اس سال ان وارداتوں کی تعداد ۶۵ اور دو سو اناسی رہی۔ صوبے میں نقب زنی کی دو ہزار آٹھ سو سینتالیس وارداتیں ہوئیں۔ پچھلے سال کے پہلے چار ماہ کے مقابلے میں دو سو ساٹھ وارداتیں کم ہوئی ہیں ؛

درخواست دعا

(از مکرم ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب)

مجھے چند ماہ قبل دل کا دورہ ہوا تھا جس کے لئے میو ہسپتال لاہور میں علاج کروانا پڑا۔ الحمد للہ احباب کی دعا سے اب پہلے کی نسبت افاقہ ہے ہاں دل کے مقام پر تھوڑا سا نقص باقی ہے۔ میں ان سب احباب کا مشکور ہوں جنہوں نے میری صحت کے لئے دعا فرمائی۔ احباب میری صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ ڈاکٹر غلام مصطفےٰ از مری

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴